احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

بدھ 29- مارچ 2000ء

روزنامہ
CPL 61
الفضل ربوہ
PH: 0092 4524 213029
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

بدھ 29 مارچ 2000ء - 22 ذی الحج 1420 ہجری - 29 امان 1379 ہش جلد 50-85 نمبر 71

مقبول دعائیں

حضرت ابو ھریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

تین دعائیں بلاشک قبول ہوتی ہیں۔ مظلوم کی دعا' مسافر کی دعا اور باپ کی بیٹے کے لئے دعا۔

(جامع ترمذی کتاب الدعوات باب ماذکرفی دعوۃ المسافر)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

11- اگست 1899ء بعض لوگ حضرت مسیح موعود کی خدمت میں دعا کے لئے لکھا کرتے تھے جس کے جواب میں ان کو تحریر کیا جاتا تھا۔ کہ دعا کی گئی' مگر بعد ازاں وہ دوبارہ لکھ دیا کرتے کہ "کچھ فائدہ نہیں ہوا۔ اور یہ دو حال سے خالی نہیں۔ یا تو آپ نے دعا نہیں کی یا اگر کی ہے تو توجہ سے نہیں کی۔" حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے اس بارہ میں ایک دن عرض کی تو حضرت مسیح موعود نے فرمایا:

"سخت ضرورت محسوس ہوتی ہے کہ دعا کے مضمون پر پھر قلم اٹھایا جائے۔ کیونکہ پہلے مضامین اس بارہ میں کافی ثابت نہیں ہوئے۔ دعا نہایت نازک امر ہے اور اس کے لئے شرط ہے کہ مستدعی اور داعی میں ایسا مستحکم رابطہ ہو جائے کہ ایک کا درد دوسرے کا درد ہو جائے اور ایک کی خوشی دوسرے کی خوشی ہو جائے۔ جس طرح شیر خوار بچہ کا رونا ماں کو بے اختیار کر دیتا ہے اور اس کی چھاتیوں میں دودھ اتار دیتا ہے۔ ویسے ہی مستدعی کی حالت زار اور استغاثہ پر داعی سراسر رقت اور عقد ہمت بن جائے۔

اصل بات یہ ہے کہ سب امور خدا تعالیٰ کی موہبت ہیں۔ اکتساب کو ان میں دخل نہیں۔ توجہ اور رقت بھی خدا تعالیٰ کے ہاں سے نازل ہوتی ہے۔ جب خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ کسی کے لئے کامیابی کی راہ نکال دے' تو وہ داعی کے دل میں توجہ اور رقت ڈال دیتا ہے۔ مگر سلسلہ اسباب میں ضروری ہوتا ہے کہ داعی کو کوئی محرک شدید جنبش اور حرکت دینے والا ہو۔ اس کی تدبیر بجز اس کے اور کوئی نہیں کہ مستدعی اپنی حالت ایسی بنائے کہ اضطراراً داعی کو اس کی طرف توجہ ہو جائے۔"

"جو حالت میری توجہ کو جذب کرتی ہے اور جسے دیکھ کر میں دعا کے لئے اپنے اندر تحریک پاتا ہوں۔ وہ ایک ہی بات ہے کہ میں کسی شخص کی نسبت معلوم کرلوں کہ یہ خدمت دین کے سزاوار ہے اور اس کا وجود خدا تعالیٰ کے لئے' خدا کے رسول کے لئے' خدا کی کتاب کے لئے اور خدا کے بندوں کے لئے نافع ہے۔ ایسے شخص کو جو درد و الم پہنچے وہ درحقیقت مجھے پہنچتا ہے۔" فرمایا: "ہمارے دوستوں کو چاہئے کہ وہ اپنے دلوں میں خدمت دین کی نیت باندھ لیں۔ جس طرز اور جس رنگ کی خدمت جس سے بن پڑے کرے۔" پھر فرمایا:

"میں سچ سچ کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے نزدیک اس شخص کی قدر و منزلت ہے' جو دین کا خادم اور نافع الناس ہے......"

(ملفوظات جلد اول صفحہ 215)

گلشن احمد نرسری کے زیر اہتمام موسمی پھولوں کی دوسری سالانہ نمائش

○ گلشن احمد نرسری کو موسمی پھولوں کی دوسری سالانہ نمائش منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ یہ نمائش 29 تا 31- مارچ کو ہوگی جس میں خوبصورت پھولوں کی مختلف اقسام رکھی جائیں گی۔ نمائش کے اوقات کار درج ذیل ہوں گے۔

مرد حضرات: صبح 8 بجے تا 10-00 بجے
دوپہر 1-00 تا 3-30 بجے

خواتین: 10-30 بجے تا 12-30 بجے
شام 4-00 بجے تا 6-30 بجے

عہدیداران شعبہ خدمت خلق کے لئے

○ اکثر مقامات پر تعلیمی اداروں میں نیا تعلیمی سال شروع ہونے والا ہے۔ اس وقت بہت سے طلبہ درسی کتب خود خریدنے کی استطاعت نہیں رکھتے۔

عہدیداران شعبہ خدمت خلق کی خدمت میں درخواست ہے کہ امسال بک بینک کے قیام کا منظم پروگرام بنا کر ضرورت مند طلبہ کی احسن رنگ میں مدد کا انتظام کریں تا کسی جگہ وسائل کی کمی حصول علم کی راہ میں رکاوٹ نہ بنے۔ عہدیداران کی راہنمائی کے لئے چند اہم امور پیش ہیں:-

بڑی مجالس اور اضلاع اپنے اپنے ہاں بک بینک قائم کریں۔

امتحانات کے نتائج کا اعلان ہوتے ہی زیادہ سے زیادہ گھروں سے درسی کتب اکٹھی کرلی جائیں۔

ان کتب میں سے قابل استعمال کو الگ نکال کر ان کے کلاس وار سیٹ بنا دیئے جائیں اور خراب شدہ کی حالت کو بہتر کرنے کی کوشش کی جائے۔

دکانداروں اور مخیر حضرات سے رابطہ کرکے مزید

باقی صفحہ 7 پر

رپورٹ طاہر احمد خان صاحب

جماعت احمدیہ جرمنی کے لئے خلافت رابعہ کی
عظیم الشان تحریک "سو بیوت الذکر"
کے تحت تعمیر ہونے والی پہلی بیت الذکر کا افتتاح

اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جاری فرمودہ عظیم الشان تحریک "سو بیوت الذکر" کے تحت جرمنی میں پہلی "بیت الحمد" Wittlich کی تعمیر مکمل ہونے پر مورخہ 9- جنوری 2000ء کو اس کا افتتاح نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد ایک بارونق رسمی تقریب کے ساتھ عمل میں آگیا۔ جس کی صدارت محترم امیر صاحب جرمنی نے کی اور جس میں سینکڑوں مہمانوں کے علاوہ مقامی میئر نے بھی شرکت کی۔ الحمدللہ

سو بیوت کے تحت تعمیر ہونے والی اس بیت کے لئے جگہ کی تلاش و خرید کا کام جون 1997ء میں شروع ہوا تھا۔ جب ریجنل امیر مکرم طاہر احمد ظفر صاحب اور ان کے ساتھیوں کی کوششوں سے ابتدائی مراحل طے ہو چکے تو نیشنل سیکرٹری جائیداد محترم اسماعیل نوری صاحب کی نگرانی میں محترم مسعود جاوید صاحب اور مکرم قمر سلطان صاحب نے بیت کا نقشہ تیار کیا اور مقامی انتظامیہ سے اس کی منظوری کے مراحل طے ہونے پر اس بیت کا سنگ بنیاد مورخہ 25- نومبر 1998ء کو محترم ڈاکٹر محمد جلال صاحب شمس مربی سلسلہ نے رکھا تھا اس بیت کی تعمیر جرمن احمدی انجینئر محترم سعید گیسلر صاحب ایڈیشنل سیکرٹری جائیداد (تعمیر) کی نگرانی میں مکمل ہوئی۔ جس میں حسب روایت احباب جماعت نے وقار عمل کے جذبہ کے ساتھ گراں قدر خدمات پیش کیں اور متعدد ریجنز سے سینکڑوں انصار، خدام و اطفال نے تشریف لا کر دس ہزار گھنٹے پر پھیلے ہوئے وقار عمل کی ایک نہایت شاندار مثال قائم کی جس کے نتیجہ میں کم و بیش 4 لاکھ سے زائد مارک کی بچت ہوئی۔ الحمدللہ۔ عرصہ تعمیر کے دوران نو احمدی جرمن دوست مکرم قاسم انگر صاحب کمال جانفشانی اور ذمہ داری کے ساتھ وقار عمل کے کام کی نگرانی کرتے رہے۔ اللہ تعالیٰ ان تمام احباب کے لئے جنہوں نے کسی بھی رنگ میں اس کار خیر میں حصہ لیا یہ سعادت بابرکت فرمائے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

بیت کی رسمی افتتاحی تقریب سے قبل جو عید الفطر سے اگلے روز منعقد ہوئی، مشنری انچارج محترم مولانا حیدر علی صاحب ظفر مربی انچارج جرمنی کی اقتداء میں پہلی مرتبہ باجماعت نماز ظہر و عصر ادا کی گئی جس کے بعد امیر جماعت احمدیہ جرمنی محترم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب کی صدارت میں ایک وسیع تقریب کا انعقاد ہوا۔ اس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو جرمن احمدی دوست مکرم سعید گیسلر صاحب نے کی اور ان آیات کا جرمن ترجمہ بھی پیش کیا۔ بعد ازاں محترم امیر صاحب نے اس بابرکت تقریب کی اہمیت سے متعارف کروایا اور قرآن کریم کی روشنی میں پر اثر خطاب فرمایا چونکہ اس موقع پر شہر کے میئر مسٹر ہاگے ڈون بھی موجود تھے انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے Wittlich کی مذہبی تاریخ بیان کرتے ہوئے بتایا کہ آج سے نوے برس قبل اسی شہر میں یہودیوں نے ایک عبادت گاہ تعمیر کی تھی اور آج کی اس تقریب کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ مختلف نقطۂ نظر کے مذاہب ایک ہی جگہ پر امن طریق سے رہ سکتے ہیں۔ انہوں نے جماعت احمدیہ کو اس بیت کی تعمیر پر مبارکباد پیش کی۔ اس موقع پر تشریف لائے ہوئے ایک اور علاقہ کے میئر مسٹر ہولکن برنک اور صوبائی اسمبلی کے ممبر مسٹر یوہانس برگ نے بھی بیت کی تعمیر پر خوشی اور خیرسگالی کے جذبات کا اظہار کیا۔ جرمنی کے معروف ادیب، شاعر اور ممتاز احمدی سکالر محترم ہدایت اللہ صاحب ہبش نے اس موقع پر جماعت احمدیہ کی مختصر تاریخ پر روشنی ڈالی آپ نے اپنے پیارے امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پیغام کا جرمن ترجمہ بھی پڑھ کر سنایا جو حضور نے خاص طور پر اس موقع کے لئے بھجوایا تھا۔ اس پیغام کے اردو الفاظ درج ذیل ہیں:-

"آپ کی طرف سے بیت کی تعمیر مکمل ہونے اور اس کی افتتاحی تقریب کے انعقاد کی اطلاع ملی۔ الحمدللہ۔ بہت خوشی کی بات ہے۔ اللہ تعالیٰ اس تقریب کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور توحید کا پرچم لہرائے۔ بیت نمازیوں سے بھر جائے اور مخلصین کے اموال و نفوس میں غیر معمولی برکت ہو میری طرف سے عاملہ اور ممبران کو بہت بہت محبت بھرا سلام اور عید مبارک۔ ماشاء اللہ۔"

اس تقریب میں خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے 600 کے لگ بھگ جرمن مہمان شامل ہوئے اور انہوں نے احمدیت کا تعارف حاصل کیا۔ اس لحاظ سے یہ تقریب ایک منفرد حیثیت رکھتی تھی کہ جگہ کی قلت کے باوجود سب مہمانوں نے بڑی دلچسپی اور شوق سے تمام کارروائی میں حصہ لیا، بہت سے معزز مہمان بیت کے لئے مختلف قسم کے پودوں اور پھولوں کے تحائف بھی لے کر آئے تھے جن کے جواب میں محترم امیر صاحب نے ہمیشہ سر سبز رکھنے والے کلمات طیبات پر مشتمل الٰہی تعلیم "قرآن مجید" ان مہمانوں کو پیش کیا۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے صوبائی ریڈیو نے بیت الحمد کے افتتاح کی خبر 10 مرتبہ نشر کی جس میں بار بار مکرم امیر صاحب جرمنی اور ریجنل امیر صاحب رائن موزل کے انٹرویو سنائے اور جماعت احمدیہ کا تعارف مؤثر رنگ میں پیش کیا۔ اسی طرح معروف ٹیلیویژن SW3 نے 5 سے 7 منٹ کی تفصیلی خبر بیت کی تصویر کے ساتھ نشر کی۔ 5 معروف اخباروں نے بیت کے افتتاح کی خبریں شائع کیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے سینکڑوں کی تعداد میں لٹریچر بھی حاصل کیا گیا۔ الحمدللہ۔

اس بابرکت موقع پر ریجنل امیر صاحب کے زیر انتظام مہمان نوازی کا بہت عمدہ انتظام کیا گیا تھا۔ چنانچہ تقریب کے تمام شرکاء کی انواع و اقسام کے کھانوں اور شیرینی وغیرہ سے بہت احسن انداز میں تواضع کی گئی۔ ان انتظامات میں ہاتھ بٹانے والے تمام احباب کو اللہ تعالیٰ بہترین اجر عطا فرمائے۔ آمین۔

اس کامیاب تقریب کی رپورٹ محترم امیر صاحب جرمنی کی طرف سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش ہوئی تو حضور اقدس نے فرمایا "مجھے آپ کا خط بابت افتتاح بیت الحمد وٹلش ملنے پر بہت خوشی ہوئی۔ جس میں آپ نے 600 مہمانوں کا جن میں خصوصی مہمان بھی شامل تھے ذکر کیا اور یہ کہ تمام پروگرام بہت بڑی کامیابی تھی۔ الحمدللہ۔ اللھم زد و بارک۔ جزاکم اللہ واحسن الجزاء۔ اللہ تعالیٰ آپ پر برکتیں نازل فرمائے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان تمام لوگوں پر رحمتیں نازل فرمائے اور جزاء عطا فرمائے جنہوں نے بیت کے وقار عمل میں حصہ لیا یا کسی بھی طور پر خدمت کی سعادت حاصل کی اور خاص طور پر ان احباب پر جن کی خدمات کا آپ نے خاص طور پر ذکر کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں غیر معمولی جزاء عطاء فرماوے ان پر اپنی رحمتیں نازل فرماوے اور انہیں دین و دنیا کی حسنات سے نوازے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔"

پیارے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعا کی قبولیت کا نشان اس لحاظ سے بڑی سرعت سے ظاہر ہو رہا ہے کہ "بیت نمازیوں سے بھر جائے" افتتاح کے بعد سے تادم تحریر مختلف قومیتوں کے لوگ بڑی کثرت سے بیت میں تشریف لا رہے ہیں اور اب تک خدا کے فضل سے 143 افراد حلقہ بگوش احمدیت بھی ہو چکے ہیں۔ یاد رہے کہ اس بابرکت سکیم کے تحت اس سے قبل متعدد عمارتیں خرید کر مختلف شہروں میں جماعتی سینٹرز قائم کئے جا چکے ہیں تاہم اس سکیم کے تحت قطعات زمین خرید کر ان پر تعمیر کی جانے والی بیوت میں سے یہ پہلی بیت ہے۔

(اخبار احمدیہ جرمنی۔ جنوری 2000ء)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

نعت

گلاب دیکھوں تو اسکے عارض کا رنگ و نکہت نظر میں اترے
میں خواب دیکھوں تو عرش کی کہکشاں کوئی میرے گھر میں اترے

ڈھلے ہے جب آفتاب کوئی تو ظلمتِ شب کا بین سن کر
وہ چاند چہرہ پلک جھپکتے اندھیری ہر رہگذر میں اترے

عتاب دیکھوں تو سوچتی ہوں ترا زمانہ تھا کیا زمانہ
میں صبر کی رات کاٹ لونگی کہ صد کرن ہر سحر میں اترے

نہیں کوئی زخمِ حسرتِ دل، شمار کر کے جنہیں میں رووٴں
اگر میں رووٴں تو میرا آنسو سمندروں کے گہر میں اترے

محبتوں کا ورود اس سے سلام اس پر درود اس پر
وہ آسمانوں کا نور لیکر دلوں میں آئے دھر میں اترے

اجال ڈالا ہر اک اندھیرا یہ نور و نکہت یہ کیف و مستی
ہے میرے آقا کا فیض عظمت وہ آج شمس و قمر میں اترے

ڈاکٹر فہمیدہ منیر

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت 2 روپے 50 پیسے

انجینئر محمود مجیب اصغر صاحب

مرکز میں صفائی اور حفظان صحت کے بارے میں

حضرت خلیفة المسیح الثالث کے حکیمانہ ارشادات

قرآن کریم کی تعلیم اور آنحضرت ﷺ کی کامل سنت کی روشنی میں جہاں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے عموماً ماحول کی صفائی اور حفظان صحت کے بارے میں بہت قیمتی نصائح فرمائی ہیں وہاں خصوصاً مرکز میں صاف ستھرا ماحول پیدا کرنے کی طرف آپ کے جانشینوں نے وقتاً فوقتاً بڑی اہم ہدایات دی ہیں اور ان کا دل پر ایک خاص اثر پیدا ہوتا ہے۔

حضرت مسیح موعود کے بارے میں آپ کی سیرت و سوانح تحریر کرنے والوں نے لکھا ہے کہ آپ کو قادیان کی صفائی کا اس قدر خیال تھا کہ قادیان سے گندگی کے ڈھیر اٹھانے کے لئے آپ نے بہت ابتداء میں (دعویٰ سے قبل) غالباً ڈپٹی کمشنر صاحب کو درخواست لکھی تھی جس پر عمل کیا گیا۔ جب سلسلہ عالیہ احمدیہ کا آغاز ہوا اور مرکز میں مہمان آنے جانے لگے تو اس وقت بھی حضرت مسیح موعود کی کتب اور ملفوظات میں کئی اشارے ملتے ہیں کہ آپ موقع کی مناسبت سے حفظان صحت اور صفائی وغیرہ کی طرف توجہ دلاتے رہتے تھے۔ کتب کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس بارہ میں حضرت اماں جان کے والد (اور حضرت مسیح موعود کے خسر) حضرت میر ناصر نواب صاحب بھی تزئین مرکز کے لئے سرگرم رہتے تھے اور حضرت مسیح موعود نے انہیں اس بارہ میں کھلے اختیارات دیئے ہوئے تھے۔

جب پاکستان بنا اور جماعت احمدیہ کا نیا مرکز معرض وجود میں آیا تو حضرت مسیح موعود کے مثیل اور خلیفہ المسیح الثانی نے اس نئے مرکز کے قیام اور اس کی آبادی اور ترقی اور بہبود کے لئے غیر معمولی اور عظیم الشان کام کئے جس کا اکثر حصہ سلسلہ کی اخباروں رسالوں اور کتب میں محفوظ ہو چکا ہے۔

اس کام کو آگے بڑھانے کے لئے حضرت مصلح موعود کے فرزند اکبر اور حضرت مسیح موعود کے تیسرے خلیفہ نے بھی اپنی امامت کے دوران اس طرف خاص توجہ دی اور آگے بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے خلافت رابعہ میں یہ سلسلہ جاری ہے۔

اس سلسلہ میں یاد دہانی کے طور پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے ایک خطبہ جمعہ کے چند اقتباسات پیش کرنے مقصود ہیں (یہ اقتباسات آپ کے خطبہ جمعہ فرمودہ یکم نومبر 1968ء میں سے ہیں)۔

ربوہ کی آبادکاری

جس جگہ ہمارے ربوہ کی یہ آبادی اللہ تعالیٰ کے فضل سے قائم ہوئی اور ترقی کر رہی ہے یہ ایک بنجر زمین تھی۔ ایک وقت اس زمین پر ایسا بھی آیا تھا کہ یہاں کے مقامی باشندے بھی یہاں اکیلے نہیں گزرا کرتے تھے بلکہ پانچ سات مل کر اس علاقے کو عبور کر.تے تھے کیونکہ یہاں سانپوں کی بھی کثرت تھی اور چوروں اور ڈاکوؤں کے چھپنے کا بھی یہ مقام تھا اور بھیڑیئے وغیرہ بھی بعض دفعہ یہاں آ جاتے تھے۔ ایک موقع پر ہمارے ایک احمدی بھائی جو حکومت میں افسر تھے یہاں سے گزرے وہ کسی طرف سے آئے تھے اور سرگودھا جا رہے تھے ان کے ڈرائیور نے انہیں کہا کہ اگر آج ہی واپسی ہونی ہو تو واپسی پر سورج غروب ہونے سے قبل اس علاقہ میں سے گزر جائیں ورنہ میں کار نہیں چلاؤں گا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس زمین پر فضل کیا اور اسے احمدیوں کی پناہ گاہ بنا دیا جو 1947ء کے فسادات میں اپنے مقامات سے اجڑ کر اور مہاجرین بن کر ادھر آئے تھے انہوں نے یہاں آ کر پناہ لی اور تقویٰ کے اصول پر پناہ لی اور نبی اکرم ﷺ کے اس ارشاد پر پناہ لی کہ امام ایک ڈھال ہوتا ہے۔ مختلف مصیبتوں' دکھوں یا دوسرے کے ناجائز تصرفات سے بچنا ہو تو امام کی پناہ میں آ جانا چاہئے۔ چنانچہ اس آبادی میں بھی ہمیں یہ نظر آتا ہے کہ حضرت مصلح موعود.... جماعت کے مرکز کی ڈھال بنے تب جا کر یہ جگہ آباد ہوئی۔

ربوہ کی سہولیات

اب گو تعداد کے لحاظ سے یہ کوئی بڑا قصبہ نہیں لیکن اپنی سہولتوں کے لحاظ سے بعض بڑے بڑے قصبوں سے بھی بہتر ہے۔ یہاں لڑکوں کا کالج ہے۔ لڑکیوں کا کالج ہے دونوں ہائی سکول (لڑکوں۔ لڑکیوں کے لئے) اور متعدد محلوں میں چھوٹے بچوں کے لئے سکول قائم ہو چکے ہیں۔ پھر ہسپتال ہے۔ جن لوگوں کو باہر کے ہسپتالوں سے واسطہ پڑا ہے وہ جانتے ہیں کہ تمام کوتاہیوں کے باوجود ان ہسپتالوں کے مقابلہ میں ہمارے ہسپتال میں بہت زیادہ سہولتیں ہیں۔ بعض دفعہ ہمارے بھائی اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کا شکر نہیں کرتے اور غلط قسم کی شکایت اور شکوہ ان کے دلوں میں پیدا ہو جاتا ہے...

منتظمین کی ذمہ داریاں

یہ مخلصین کی آبادی ہے اس لئے جب کبھی کہیں خرابی نظر آتی ہے تو ذہن اس طرف نہیں جاتا کہ ہمارے احمدی کمزور ہیں کیونکہ اگر ان کے اندر اس قسم کی کمزوری ہوتی تو وہ یہاں آتے ہی نہ۔ لیکن یہ ایک حقیقت ہے اور اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ جو منتظم ہیں وہ کمزور ہیں وہ دوستوں کو ان کی ذمہ داریاں یاد نہیں دلاتے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ذکّر کے حکم کے ماتحت اس کی بڑی تاکید ہے اور فرمایا کہ تم ان کی ذمہ داریاں یاد دلاتے رہو.... استثناء تو ہر جگہ ہوتا ہے لیکن جب میں نے بتایا ہے یہاں کے رہنے والوں میں بڑی بھاری اکثریت مخلصین اور قربانی دینے والوں کی ہے اس لئے کوئی وجہ نہیں کہ ہم انہیں سمجھائیں اور وہ نہ مانیں... اس پس منظر میں میں چند باتیں اہل ربوہ کو کہنا چاہتا ہوں۔

کپڑوں کی صفائی

اول یہ کہ وہ اپنے نفوس۔ اپنے گھروں اور اپنے ماحول کو ظاہری یعنی مادی طور پر پاکیزہ بنانے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ یہاں بہت کم لوگ ہیں جن کے کپڑے گندے نظر آتے ہیں گو یہاں ایسے لوگ ضرور ہیں جو گندے رہتے ہیں لیکن لائل پور' لاہور' سرگودھا اور کراچی وغیرہ کے شہروں کے مقابلہ میں جہاں بڑی کثرت سے گندے کپڑوں والے لوگ پھر رہے ہوتے ہیں یہاں ان کی تعداد بہت کم ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے لیکن یہاں ایک آدمی بھی گندے کپڑوں میں نہیں ہونا چاہئے.... ایسے لوگوں کو بڑے پیار سے کہنا چاہئے کہ اپنے کپڑے دھوؤ۔

ہر آدمی خود اپنے کپڑے دھو سکتا ہے اس میں کوئی دقّت نہیں صرف خیال اور توجہ کی کمی ہے۔

ایک جرمن یہاں رہے ہیں وہ روزانہ جب رات کا لباس پہنتے تھے تو دن کو پہننے والے کپڑے دھو لیتے تھے۔ اگر کپڑے روزانہ دھوئے جائیں تو شاید صابن کی بھی ضرورت نہ پڑے یا اگر ضرورت پڑے بھی تو بہت کم صابن کی ضرورت ہو۔

گھروں کی صفائی اور گلیوں کی صفائی

پھر گھر صاف ہونا چاہئے۔ گھر کا جو ماتھا ہے وہ صاف ہونا چاہئے جس طرح ہمارے چہرہ پر نجاست لگی ہوئی ہو تو دیکھنے والے اسے پسند نہیں کریں گے اور نہ آپ اس کو پسند کریں گے۔ اسی طرح آپ کے گھر کا جو فرنٹ ہے

اس کا جو چہرہ (ماتھا) ہے وہ بھی آپ ہی کا چہرہ ہے اسے صاف رکھنا چاہئے۔

بعض لوگوں کو عادت ہوتی ہے کہ وہ گھر کے اندرونے حصہ کو صاف کرتے ہیں تو کوڑا کرکٹ عین دروازہ کے سامنے پھینک دیتے ہیں۔ کوڑا کرکٹ پھینکنے کے لئے اگر کوئی انتظام نہیں وہ تو ہونا چاہئے..... جماعتی نظام کو یا دوسرے جو نظام ہیں ان کو اس طرف متوجہ کرنا چاہئے اور کہنا چاہئے کہ ایسا انتظام کرو کہ ہماری گلیوں میں گندگی نہ ہو۔

پھر گلیوں کی نالیاں بھی صاف رکھنی چاہئیں۔

باطنی صفائی

پھر صرف ظاہری پاکیزگی ہی اصل چیز نہیں بلکہ یہ تو ایک علامت ہے۔ ایک ذریعہ ہے اندرونی پاکیزگی کا اس لئے دل کے خیالات پاک ہونے چاہئیں۔ آنکھیں پاک ہونی چاہئیں یعنی انسان بد نظر نہ ہو پھر زبان پاک ہونی چاہئے۔

ہمارے ہاں یہ مسئلہ ضرور ہے کہ ہر سال بہت سے خاندان یہاں آ کر آباد ہوتے ہیں۔ ان خاندانوں کے بچے اپنے ساتھ اچھی عادتیں بھی لاتے ہیں اور بری عادتیں بھی لاتے ہیں۔ مثلاً

زمیندار ہیں گو ان میں سے ایک حصہ کو ذکر الٰہی کی عادت ہوتی ہے گالیوں کی عادت نہیں ہوتی لیکن بعض ایسے خاندان بھی ہوں گے جو اس لحاظ سے پاک نہیں ہوں گے کہ ان کے بچوں کی زبان پاکیزہ نہیں۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم ان کی زبان کو پاک کریں اور پاک رکھیں.... منتظمین کو اس طرف توجہ کرنی چاہئے بلکہ ہر احمدی جو یہاں رہتا ہے اس کا فرض ہے کہ جب اس کے کان میں کوئی گندی بات پڑے۔ آرام سے اور پیار سے منع کرے۔ ڈانٹنے کی ضرورت نہیں....

پھر بڑی عمر کے لوگ ہیں وہ بعض دفعہ بازاروں میں لڑ پڑتے ہیں یہ ٹھیک ہے کہ ساری دنیا کے بازاروں میں لڑائی ہوتی ہے لیکن ایک احمدی بازار میں لڑائی نہیں ہونی چاہئے کیونکہ یہ ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم دنیا کے لئے ایک نمونہ ہیں اور اگر ہم دنیا کے لئے ایک نمونہ ہیں تو ہمیں نمونہ بننا چاہئے....

نظارت امور عامہ اور خدام الاحمدیہ کی ذمہ داری

زبان اور مکان کے ماحول کی پاکیزگی کی ذمہ داری مقامی نظام پر ہے۔ نظارت امور عامہ کو

بھی اس بات کی نگرانی کرنی چاہئے کہ وہ اپنی ذمہ داریوں کو نبھائیں اور جو اپنی عمر کے لحاظ سے خدام ہیں ان کے نفوس کی اور ان کے جسموں کی ظاہری صفائی اور پاکیزگی کی ذمہ داری خدام الاحمدیہ پر ہے۔

صاحب خانہ کی ذمہ داری

گھروں کے اندر کی صفائی اور پاکیزگی کی ذمہ داری اس شخص پر ہے جس کو نبی اکرم ﷺ نے اس گھر کا راعی قرار دیا ہے یعنی صاحب خانہ کی۔ اگر وہ اپنی ہی ذمہ داری کو نہیں نبھاتا تو وہ نظام کے سامنے جواب دہ ہے۔

آبادی کے بھیپھڑے

ربوہ کے بعض ٹکڑے ایسے ہیں کہ سارا ربوہ ان کا مالک ہے ان ٹکڑوں کو ہم اوپن سپیسز (Open Spaces) یعنی کھلی جگہیں کہتے ہیں۔ وہ آبادی کے بھیپھڑے بھی کہلاتے ہیں۔ ان کی وجہ سے ہوا زیادہ صاف رہتی ہے ان ٹکڑوں کو اس معنی میں آباد کرنا چاہئے کہ وہاں گھاس لگائی جائے۔ درخت لگائے جائیں اور بچوں کے کھیلنے کا انتظام کیا جائے کہ وہ وہاں کھلی جگہ میں ورزش کریں۔ ہم ان ذمہ داریوں کو تو بھول گئے اور اس کی بجائے وہاں کوئی آرہ لگ گیا ہے یا کوئی اور چیز بنادی گئی ہے۔ یہ بالکل بے ہودہ بات ہے۔ میں یہاں یہ ہرگز نہیں ہونے دوں گا۔

نصائح کا خلاصہ

پس ان چیزوں کی طرف آپ توجہ کریں۔ صفائی ظاہری بھی ہو اور باطنی بھی۔ اور جیسا کہ میں نے بتایا ہے جہاں تک اس ظاہری صفائی کا تعلق ہے کہ خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ کے نفوس صاف ہوں یعنی ان کے کپڑے اور جسم صاف اور ستھرے ہوں۔ یہ خدام الاحمدیہ کا کام ہے اور سڑکوں کی صفائی کی ذمہ داری بھی خدام الاحمدیہ پر ہے۔ گھروں کے اندر کی جو صفائی ہے وہ مالک خانہ کی ذمہ داری ہے اور جو زبان کی صفائی اور پاکیزگی ہے وہ اہالیان ربوہ کی ذمہ داری ہے ربوہ میں رہنے والا ہر شخص اس بات کا ذمہ دار ہے کہ وہ اپنے ماحول کو گندہ نہ ہونے دے۔

اصل بات یہ ہے کہ عزم ہونا چاہئے کہ یہ چیز یہاں نہ ہو۔ یہ عزم ہونا چاہئے بڑوں میں بھی اور چھوٹوں میں بھی کہ ربوہ کے ماحول میں ناپاکی نظر نہیں آئے گی اور ہم اپنے کانوں سے کوئی گندی اور ناپاک بات نہیں سنیں گے۔

بازاروں کی صفائی

...... ہاں ایک بات رہ گئی ہے اور وہ یہ کہ بازاروں کی ناپاکی جو ہے وہ بھی دور ہونی چاہئے بعض دکاندار کھانے کی بعض ایسی چیزیں بیچتے ہیں جنہیں (گو یہ بات پسندیدہ نہیں لیکن بعض دفعہ مجبوری ہوتی ہے) کھانے والے ان کی دکانوں پر ہی کھاتے ہیں اور چھلکوں کو وہیں پھینک دیتے ہیں.... یہ انتظام ہونا چاہئے کہ زمین پر کوئی چھلکا پڑا ہوا نہ ہو۔ دکاندار کو مجبور کیا جائے کہ وہ اپنے خرچ پر دکان پر ایک ڈرم رکھے اور اس کے اندر سارے چھلکے پھینکے جائیں....

کھلی جگہوں پر درخت لگانا اور بچوں کی تربیت

جلسہ سالانہ...... سے پہلے پہلے ان کھلی جگہوں کو صاف کر دیا جائے پانی کا انتظام کر کے ان میں درخت لگائے جائیں اور چھوٹے بچوں کے کھیلنے کا ان میں انتظام کیا جائے۔ چھوٹے بچوں کی ہم نے تربیت کرنی ہے ان سے ورزش بھی کروانی ہے۔ ان کے ذہنوں کو مصروف رکھنا ہے اور انہیں ایسے کام کی طرف لگانا ہے جو ان کے خیالات کو ناپاک کرنے والا نہ ہو کھیل کے وقت میں ان سے ورزش کرائی جائے.... ہر ایک محلہ میں ایک سے زائد انتظام کئے جائیں۔ معمولی خرچ ہے جو ان میدانوں کو صاف کرنے اور انہیں بچوں کے لئے کھیلنے کے قابل بنانے پر آئے گا........

حضرت خلیفۃ المسیح کی خواہش

.... بہر حال ربوہ کا ماحول ایسا ہونا چاہئے کہ یہ دنیا کا بہترین قصبہ ہو...... ہمارا نہایت اچھا اور خوشگوار ماحول ہو۔ ہم سوائے خدا کے کسی سے ڈرنے والے نہیں۔ ہم ملیریا کے مچھروں سے بھی نہ ڈریں۔ ان کو ہم ماردیں کیونکہ جہاں ہم یہ کہتے ہیں کہ ہم اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے تو اس کا ایک مطلب یہ بھی ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دوسرے خوفوں کو دور کرنے کے لئے جو تدابیر بتائی ہیں ہم ان کو استعمال کریں۔ ہم وہ تدبیر کریں گے جو خدا تعالیٰ نے ہمیں بتائی ہے۔ پرکھیاں ہیں وہ بھی مرجانی چاہئیں اگرچہ ایک Flylash ہر ایک کو خریدنا پڑے گا یہ ایک قسم کا مکھی مار ہوتا ہے جو بازار میں مل جاتا ہے۔ چین نے سارے ملک کی مکھیاں مار دی ہیں وہاں حکومت نے حکم دے دیا تھا کہ ہر چینی وہ چھوٹا ہو یا بڑا روزانہ ایک سو مکھیاں مری ہوئی ٹاؤن کمیٹی یا جو بھی ان کا انتظام ہے اس میں دے دیا کرے ورنہ آپ کو علم ہے کہ وہاں ڈکٹیٹر ہیں وہ ان کے ساتھ جو جی چاہے کر سکتے ہیں اس طرح انہوں نے سارے ملک کی مکھیاں مار دیں۔ وہاں جو لوگ جاتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ وہاں کوئی مکھی نظر نہیں آتی....

ہمارے لئے یہ سونے کا وقت نہیں اور نہ اگلی دو تین صدیاں ہمارے لئے سونے کا وقت ہے.... ہمیں کوشش کرنی چاہئے اور دعائیں بھی کرنی چاہئیں کہ ہم اپنی ذمہ داریوں کو صحیح رنگ میں اور اس طریق پر جو خدا تعالیٰ کی نگاہ میں صحیح ہے نبھانے والے ہوں۔ (آمین)

انصار اللہ کی بنیادی ذمہ داری

اپنے ایک اور خطاب میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے فرمایا

"انصار اللہ کی بنیادی ذمہ داری جماعت کے ماحول کو پاکیزہ رکھنا اور مطہر بنانا ہے اس جہت سے انصار اللہ پر مختلف ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ ماحول کو پاکیزہ اور مطہر رکھنے کے لئے یہ امر نہایت ہی ضروری ہے کہ جماعت اس وقت تک اجتماعی طور پر یا دوست انفرادی طور پر اللہ تعالیٰ کے فضل سے جس قدر رفعتوں کو حاصل کر چکے ہیں اس مقام سے انہیں نیچے نہ گرنے دیا جائے۔ زندہ اور فعال الٰہی جماعتوں کے سامنے ہمیشہ یہ ایک بڑا ہی اہم سوال رہا ہے کیونکہ اس گرنے کے خطرہ کا تعلق صرف فرد واحد تک محدود نہیں بلکہ الٰہی جماعتوں کو بھی ہمیشہ یہ خطرہ لگا رہتا ہے اس لئے اس دعا پر بڑا زور دیا گیا ہے کہ اے خدا ہمارا انجام بخیر ہو۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ مرتے دم تک جہاں ہمارے لئے اللہ تعالیٰ کے فضلوں نے مزید ترقیات کے دروازے کھلے رکھے ہیں وہاں ہر وقت اس بات کا خطرہ بھی موجود ہے کہ کسی وقت انسان صراط مستقیم سے بھٹک جائے اور اس پر شیطان کا وار کامیاب ہو جائے اور اس طرح وہ اپنے بلند مقام سے گر پڑے۔"

(خطاب انصار اللہ کراچی مورخہ 10 ستمبر 1969ء)

مکرم عبدالمالک صاحب نمائندہ الفضل لاہور

آسمان کے ستارے

اللہ تعالیٰ کی قدیم سے سنت ہے کہ اپنی مخلوق کی ہدایت کے لئے نبی۔ رسول۔ ہادی مبعوث فرماتا ہے۔ ہر نبی کے اعلان نبوت کے بعد ایمان لانے والے افراد یا ایمان لانے والی خواتین جنہوں نے اس نبی کو بچشم خود دیکھا ہوتا ہے ان کو صحابی یا صحابیہ کہا جاتا ہے۔

آنحضرت ﷺ کے دعوئے نبوت کے وقت ابتدائی طور پر جن کو ایمان نصیب ہوا وہ سیدنا حضرت ابوبکرؓ۔ سیدنا حضرت علیؓ۔ حضرت زید بن حارثؓ اور حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ تھیں جس روز حضور ﷺ کا وصال ہوا تو ہزاروں صحابہ موجود تھے ہر نبی کی قوت قدسی کا اندازہ اس سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ اس کے صحابی کس قدر فدائی ہیں مثلاً جب حضرت موسیٰ علیہ السلام پر آزمائش کا وقت آیا تو آپ کے ماننے والوں نے صاف کہہ دیا جاتو اور تیرا رب لڑے جب فتح ہو جائے گی ہم آ جائیں گے۔ لیکن جب اسلام پر کڑا وقت آیا تو جانثار صحابہ نے بیک زبان عرض کیا۔

ہم آپ کے دائیں بھی لڑیں گے بائیں بھی لڑیں گے آگے بھی لڑیں گے پیچھے بھی لڑیں گے اور دشمن آپ تک نہیں پہنچ سکتا جب تک ہماری لاشوں کو نہ روند ڈالے یہ کیا تھا اور ایسا کیوں ہوا اس کے متعلق حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

آنحضرت ﷺ کے صحابہ کے دلوں میں وہ جوش عشق الٰہی پیدا ہوا اور توجہ قدسی آنحضرت ﷺ کی وہ تاثیر ان کے دلوں میں ظاہر ہوئی کہ انہوں نے خدا کی راہ میں بھیڑوں اور بکریوں کی طرح سر کٹائے کیا کوئی پہلی امت میں ہمیں دکھا سکتا ہے یا نشان دے سکتا ہے کہ انہوں نے بھی صدق اور صفا دکھلایا۔

(حقیقۃ الوحی ص 98)

آنحضرت ﷺ کی مدنی زندگی میں جو 10 سال کی تھی کل 82 جنگیں لڑی گئی جن میں بنفس نفیس حضور علیہ السلام 27 میں شامل ہوئے باقی 55 میں صرف صحابہ شامل ہوئے اور صحابہ میں سے ہی امیر لشکر ہوتا تھا ان جنگوں میں کل 459 مسلمان شہید ہوئے خدا تعالیٰ نے حضور ﷺ کو فدائی۔ جان نثار صحابہ عطا فرمائے۔ ان میں بے شمار خوبیاں تھیں جن کا احاطہ کرنا مشکل ہے مگر ترقی کے لئے تین چیزیں بہت اہم ہیں۔

نمبر1۔ علم۔ نمبر2۔ محنت۔ نمبر3۔ دیانت

وہ جو جاہل تھے وہ دنیا کے عالم بن گئے وہ جو کام چور تھے انہوں نے محنت کے گر سکھائے جن کی زندگی میں بد دیانتی باعث فخر تھی وہ امین ہو گئے یہ وہ تربیت اور قوت قدسی تھی جس کی بدولت چھوٹے بڑے ہو گئے۔ تکبر و غرور والے مٹ گئے۔ کمزور حاکم ہو گئے۔ جس کو تپتی ریت پر لٹایا جاتا تھا اس کے جھنڈے کو امان کا ذریعہ بنا دیا۔

رسول اعظم ﷺ کی قوت قدسی کا یہ کمال تھا کہ آپ ﷺ نے فرمایا

میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں جس کے پیچھے چلو گے ہدایت پا جاؤ گے۔

یہ وہ انقلاب عظیم ہے کہ آج بھی جس کا دل چاہے آزما کر دیکھ لے کسی صحابی رسول کی پیروی کرے یقیناً ہدایت پا جائے گا کیونکہ وہ ہادی اعظم ﷺ سے ہدایت یافتہ تھے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے فرمایا ہے۔

میں نے بڑی تحقیقات کی ہے رسول اللہ ﷺ کے اصحاب میں سے کوئی ایک بھی بہرا نہ تھا یہ بڑا ہی معرفت کا نکتہ ہے۔

(مرقات الیقین فی حیات نورالدین ص 213)

خدا تعالیٰ کا جس قدر بھی شکر ادا کریں کم ہے کہ ہادی اعظم ﷺ کی ساری باتیں جو ہمارے لئے ہدایت کا موجب ہیں ہم تک من و عن پہنچ گئیں۔

آنحضرت ﷺ نے اپنے صحابہ کی اس رنگ

باقی صفحہ 6 پر

مکرم پروفیسر طاہر احمد نسیم صاحب

قدرتی گیس

قدرتی گیس جو زمین یا سمندر سے نیچے گہرائی میں سے حاصل کی جاتی ہے کو پاکستان میں عام طور پر سوئی گیس کے نام سے جانا جاتا ہے۔ کیونکہ پہلے پہل یہ سوئی کے مقام پر دریافت ہوئی تھی اس لئے اس جگہ کے نام کی نسبت سے گیس کا یہ نام پڑ گیا۔ دنیا میں اس وقت توانائی کا سب سے بڑا ذریعہ گیس اور پٹرولیم (پٹرول۔ ڈیزل۔ مٹی کا تیل وغیرہ) ہے یہ دونوں چیزیں دراصل ایک ہی مادہ کی دو مختلف شکلیں ہیں۔ اور ایک ہی جگہ میں پائی جاتی ہیں۔ تیل کے ذخائر میں زمین کے اندر یا سمندر کے نیچے گہرائی میں نسبتاً اوپر گیس ہوتی ہے اور اس سے نیچے تیل ہوتا ہے۔ یہ دونوں ملے جلے ہوتے ہیں۔ قدرتی گیس کا زیادہ استعمال کارخانوں میں ہوتا ہے جہاں مختلف مصنوعات بنانے کیلئے بہت زیادہ درجہ حرارت کی ضرورت ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر گھروں میں عام کھانا وغیرہ پکانے کیلئے جو چولہے جلائے جاتے ہیں ان میں درجہ حرارت 150 سے لیکر 260 سنٹی گریڈ ہوتا ہے جبکہ سٹیل ملز اور دھاتوں کے دیگر کارخانوں میں درجہ حرات 1600 سنٹی گریڈ تک ہوتا ہے۔ بہرحال جس طرح بجلی کے بغیر موجودہ زمانے میں زندگی کا تصور مشکل ہے یہی حال گیس کا بھی ہے۔ کارخانے چلانے گھروں کو گرم رکھنے۔ گرم پانی کا استعمال۔ کھانا پکانے اور روشنی کیلئے غرضیکہ ہر شعبہ میں گیس ایک لازمی ضرورت بن چکی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جن ملکوں میں قدرتی گیس ابھی تک دریافت نہیں ہوئی وہ دوسرے ملکوں سے خریدنے کی کوشش کرتے ہیں یا اندرون ملک مختلف طریقوں سے گیس بنانے کی کوشش کرتے ہیں جس کا ذکر آگے آئے گا بلکہ جن ملکوں میں گیس دریافت بھی ہو چکی ہے وہاں بھی اسکی رسد سے زیادہ اسکی مانگ ہونے کی وجہ سے وہ بھی مصنوعی طریقوں سے گیس بناتے ہیں۔ گیس کو گیس اور مائع دونوں صورتوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ گیس کو جلا کر حرارت اور توانائی پیدا کرنے کے علاوہ اس سے بہت سی اہم مصنوعات بھی بنائی جاتی ہیں۔ گیس سے بجلی بھی تیار کی جاتی ہے اور ٹربائن چلا کر جنریٹر سے بجلی پیدا کرنے کے عمل میں جو انجن سے بے تحاشا گرمی پیدا ہوتی ہے اسے گھروں کو گرم کرنے اور ائرکنڈیشنر چلا کر ٹھنڈا کرنے کیلئے ثانوی پیداوار کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔

گیس زیر زمین کیسے پیدا ہوئی

آج سے لاکھوں سال پہلے آج کی نسبت زمین کا بہت زیادہ حصہ سمندروں کے نیچے تھا۔ عرصہ دراز تک سمندری پودے اور جانور جنہیں Plankton کہا جاتا ہے مر مر کر سمندر کی تہہ میں بیٹھتے چلے گئے اور ان کے اوپر مٹی اور باریک ریت کی تہیں جمتی چلی گئیں۔ اس طرح لاکھوں سال کے عرصہ میں ان جانوروں اور مٹی کی تہیں کی تہیں بنتی چلی گئیں۔ ان کے بے تحاشا وزن اور دباؤ کے تحت اور اسکی وجہ سے پیدا ہونے والی شدید حرارت کے نتیجہ میں یہ پلینکٹن تیل اور گیس میں تبدیل ہو گئے۔ یہ گیس اور تیل چونے کے پتھر۔ ریتلی اور مسام دار زمین اور چٹانوں کے اندر جذب ہو گئے اور اس مسام دار زمین کے اوپر ٹھوس چٹانیں بن جانے سے یہ تیل اور گیس کے ذخائر زمین کے اندر سیل ہو کر رہ گئے۔ بعد ازاں زمین کی پلیٹوں میں حرکت کی وجہ سے سطح زمین پر تبدیلیاں آنے کے نتیجہ میں سمندروں کا پانی پیچھے ہٹ گیا تو یہ ذخائر زمین کی گہرائیوں میں دبے رہ گئے۔ گویا بنیادی طور پر تیل اور گیس سمندروں کی تہہ میں پیدا ہوئے تھے مگر بعد ازاں کچھ سمندروں کے نیچے رہے اور کچھ زیر زمین آ گئے۔ خالص قدرتی گیس ہائیڈروجن اور کاربن کی آمیزش سے بنتی ہے جسے ہائیڈروکاربنز کہتے ہیں کچھ ہائیڈروکاربنز قدرتی طور پر گیس کی شکل میں ہوتے ہیں مگر کچھ مائع اور کچھ ٹھوس شکل میں بھی ہوتے ہیں۔ گیس کا زیادہ حصہ سب سے ہلکے ہائیڈروکاربن پر مشتمل ہوتا ہے جسے Methane کہا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ بھی گیس میں بعض ایسے کمپاؤنڈ پائے جاتے ہیں جنکی حرارت پیدا کرنے کیلئے ضرورت نہیں ہوتی انہیں NGL کہا جاتا ہے۔ ان کمپاؤنڈز کو گیس پائپ لائن کے ذریعے صارفین تک پہنچانے سے قبل مائع شکل میں گیس سے علیحدہ کر لیا جاتا ہے۔ ان میں ایتھین، پروپین اور بوٹین شامل ہیں جو اور بہت سی صنعتوں میں کام آتے ہیں۔ اسی طرح پٹرولیم سے جو گیس کی ہی مائع شکل ہے بہت سی مصنوعات بنتی ہیں جن کو پیٹروکیمیکلز کہا جاتا ہے۔ ان میں گھریلو صفائی کے ڈٹرجنٹ، دوائیاں، کھادیں، پینٹ، پلاسٹک مصنوعی ربڑ، نائلون اور پولیسٹر وغیرہ شامل ہیں۔ قدرتی گیس پائے جانے والے علاقوں کے قریب NGL اور پیٹروکیمیکلز کے کارخانے عام طور پر قائم کئے جاتے ہیں تاکہ ان کو خام مال قریب سے ہی دستیاب ہو سکے۔

گیس تلاش کرنے کے طریقے

کسی علاقے کے بارے میں یہ معلوم کرنا کہ یہاں تیل اور گیس زیر زمین ہے یا نہیں کا قطعی اور یقینی طریقہ تو وہاں کنوئیں کی کھدائی ہی ہے لیکن ہزاروں فٹ گہرا کنواں کھودنا بہت محنت طلب اور مہنگا طریقہ ہے اس لئے کنواں کھودنے سے قبل مختلف طریقوں سے زمین کا سروے کیا جاتا ہے جن علاقوں میں پہلے تیل اور گیس دریافت ہو چکی ہو وہاں نئے کنوئیں کی کامیابی کے 75 فیصد چانسز ہیں ایسے علاقوں کو Proved Areas کہا جاتا ہے۔ لیکن بالکل نئے علاقوں میں تیل یا گیس کی تلاش کو Wild Catting کہا جاتا ہے اور یہاں کامیابی کا تناسب صرف 10 فیصد ہے جیساکہ اوپر لکھا جاچکا ہے تیل یا گیس عام طور پر چونے کے پتھر والے یا مسام دار پہاڑی علاقوں میں پائی جاتی ہے۔ اس لئے سب سے پہلے جہاز یا ہیلی کاپٹر کی نیچی اڑان سے علاقے کا سروے کیا جاتا ہے کہ کہیں سے تیل رستا ہوا نظر آ جائے۔ زمین کی بناوٹ اور دیگر عام نشانیوں کی تلاش کی جاتی ہے۔ اگر حوصلہ افزا علامات پائی جائیں تو وہاں سے مٹی اور پتھر کے نمونے حاصل کر کے ان کا تجزیہ کیا جاتا ہے جس میں خاص قسم کے پرانے دفن شدہ اجزاء۔ بکٹیریا۔ بو اور ذائقہ وغیرہ کو تلاش کیا جاتا ہے۔ مختلف قسم کے تیزابوں کے ساتھ ان نمونوں کے ردعمل کو پرکھا جاتا ہے۔ جہاز کی اڑان کے دوران ایک خاص آلے جس کو Scintillometer کہا جاتا ہے کے ذریعہ زمین کی گہرائی میں لہریں داخل کی جاتی ہیں جو وہاں سے منعکس ہو کر زمین کے اندر چٹانوں کی ساخت اور تہوں کے بارے میں معلومات مہیا کرتی ہیں اسی طرح زیر زمین دھماکے کر کے Seismograph کے ذریعہ ان لہروں کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ اسی آلہ کے ذریعہ زیر سمندر دھماکے کر کے اسکی لہروں کو بھی پرکھا جاتا ہے اور غوطہ خور سمندر کی گہرائی سے مٹی اور پتھر کے نمونے لاتے ہیں جن کا تجزیہ کیا جاتا ہے۔ کنوئیں کی کھدائی کے لئے عام طور پر دو طریقے استعمال کئے جاتے ہیں۔ پہلا طریقہ Rotary Drilling کہلاتا ہے جو لکڑی میں سوراخ کرنے والی بڑھئی کی Drill کے مشابہ ہوتا ہے جو ایک بہت بڑے "ورمے" کی طرح سے گھوم کر کھدائی کرتا ہے۔ دوسرا طریقہ نرم پتھریلے علاقوں میں کم گہری کھدائی کرنے کے لئے استعمال ہوتا ہے جو لکڑی میں کیل ٹھونکنے کے مشابہ ہے۔ تیل یا گیس کے لئے زمین میں کھودے جانے والے کنوئیں کی گہرائی تیس ہزار فٹ تک ہو سکتی ہے۔ جبکہ زیر سمندر کنوئیں کم گہرے ہوتے ہیں اگرچہ انکی کھدائی پر زمین پر کھدائی کی نسبت خرچ زیادہ آتا ہے۔ لیکن سمندر میں کنوئیں کی کھدائی کی کامیابی کے امکانات زمین سے بہت زیادہ ہیں۔ کنوئیں کی کھدائی کا ایک جدید طریقہ ایٹمی توانائی کا استعمال ہے۔ ایک درمیانے سائز کا ہائیڈروجن بم تقریباً 40 ہزار فٹ کی گہرائی میں چلایا جاتا ہے جو بہت بڑا گڑھا پیدا کر دیتا ہے اور کامیابی کی صورت میں یہ گڑھا چاروں طرف سے بہہ کر آنے والے تیل سے بھر جاتا ہے جس کو مشینوں سے کنوئیں کی شکل میں نکالا جاتا ہے۔ کیونکہ اصل مقصد تیل اور گیس کے زمین کی گہرائی میں نرم اور مسام دار زمین کے اندر موجود بڑے بڑے ذخائر کے اوپر بننے والی سخت چٹانوں کی ٹوپی کو توڑنا ہوتا ہے جس کے نتیجہ میں کسی نلکے یا کنوئیں کی طرح پانی کی بجائے تیل چاروں طرف سے اس سوراخ میں جمع ہونے لگتا ہے۔ اور اگر وہاں گیس بھی موجود ہو تو وہ تیل سے اوپر کم گہرائی میں پہلے پہل مل جائے گی۔

گیس کی ترسیل

کنوئیں سے نکلنے والی گیس بھی کان سے نکلنے والی معدنیات کی طرح صاف نہیں ہوتی۔ اور اسے بھی معدنیات کی طرح آمیزش سے پاک کرنا پڑتا ہے۔ کنوئیں میں سے پائپ کے ذریعہ گیس کو کارخانہ کے پہلے حصہ میں پہنچایا جاتا ہے جہاں اس سے مٹی، گندھک اور پانی جیسی آمیزش کو علیحدہ کیا جاتا ہے۔ پھر گیس دوسرے حصہ میں جاتی ہے جہاں اس میں سے بیوٹین، پروپین اور مٹی کا تیل وغیرہ علیحدہ کئے جاتے ہیں۔ اور پھر لمبی پائپوں کے ذریعہ گیس کو صارفین تک پہنچایا جاتا ہے۔ پائپ میں نہایت زبردست پریشر پر گیس کو روانہ کیا جاتا ہے جو ہزار پونڈ فی مربع انچ ہوتا ہے۔ فاصلہ اور استعمال کی وجہ سے کم ہونے والے پریشر کو پھر سے بڑھانے کیلئے راستہ میں کمپریسر سٹیشن بنے ہوتے ہیں۔ گیس تقریباً 15 میل فی گھنٹے کی رفتار سے پائپ لائن میں سے گذرتی ہے۔ موسم سرما میں گیس موسم گرما کی نسبت بہت زیادہ استعمال ہوتی ہے لہٰذا موسم گرما میں فالتو گیس کو سٹور کرنا بہت ضروری ہے۔ اس مقصد کے لئے زمین کے اندر وہ کنوئیں جو تیل اور گیس سے خالی ہو چکے ہیں یا زیر زمین ایسی ہی اور مسام دار جگہیں استعمال کی جاتی ہیں۔ ان میں گیس کے بڑے بڑے ذخائر کو پمپ کر دیا جاتا ہے تاکہ موسم سرما میں وہاں سے گیس حاصل کی جا سکے۔ جن ملکوں میں مثلاً مشرق وسطیٰ میں گیس کو ذخیرہ کرنے کا انتظام موجود نہیں ہے وہاں بہت بڑی گیس کی مقدار کو آگ سے جلا کر ضائع کر دیا جاتا ہے۔ کیونکہ گیس کو ذخیرہ کرنے کیلئے بہت وسیع و عریض زیر زمین جگہ کی ضرورت ہوتی ہے اسی لئے اس مقصد کے لئے بعض اوقات پرانے استعمال شدہ پورے کے پورے گیس کے علاقے کو صاف کر کے اور پائپ لائنوں کو مرمت کر کے ذخیرہ کرنے کے سٹور میں تبدیل کرنا پڑتا ہے۔

گیس کو سٹور کرنے کے لئے مائع شکل میں بھی تبدیل کر لیا جاتا ہے گیس کو اگر منفی 162 درجہ سنٹی گریڈ تک ٹھنڈا کیا جائے تو وہ مائع میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ جس طرح فریج وغیرہ میں گیس کو مائع حالت میں بھرا جاتا ہے باقاعدہ سلنڈر میں سے اسے پانی کی طرح فریج کے گیس سیکشن میں انڈیلا جاتا ہے اور جو گیس اوپر سے بہہ کر نیچے زمین پر گر رہی ہے وہ آپ کو زمین پر گرتی تو نظر آ رہی ہے کیونکہ مائع شکل میں ہے لیکن زمین پر کوئی گیلی سطح نہیں بن رہی بلکہ زمین یا فرش جوں کا توں خشک ہے۔ وجہ یہ کہ جونہی گیس کا درجہ حرارت 162- سے بڑھتا ہے وہ مائع سے گیس کی شکل میں آ کر اڑ جاتی ہے۔ گیس کو مائع شکل میں تبدیل کر دینے سے وہ گیس کی شکل کے بالمقابل 600 ویں (1/600) حصہ کم جگہ میں سما جاتی ہے۔ اسی وجہ سے عموماً خلا میں بھیجے جانے والے راکٹ اور خلائی جہاز جن میں بہت زیادہ ایندھن کی

باقی صفحہ 6 پر

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز- ربوہ

مسل نمبر32601 میں رضوان احمد کاہلوں ولد چوہدری عبدالحمید کاہلوں قوم جٹ کاہلوں پیشہ طالب علمی عمر24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کراچی حال مانٹریال کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 99-5-8 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ-/392 کینیڈین ڈالر ماہوار بصورت سوشل ویلفیئر مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ 99-7-1 سے منظور فرمائی جائے۔ العبد رضوان احمد کاہلوں اختر کالونی کراچی حال مانٹریال کینیڈا گواہ شد نمبر1 چوہدری عبدالحمید کاہلوں وصیت نمبر20366 والد موصی گواہ شد نمبر2 اسامہ سعید وصیت نمبر 28340۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر32602 میں صائمہ حمید بنت چوہدری عبدالحمید کاہلوں قوم جٹ کاہلوں پیشہ طالب علمی عمر22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اختر کالونی کراچی حال مانٹریال کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 99-5-8 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ-/392 کینیڈین ڈالر ماہوار بصورت سوشل ویلفیئر مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی ۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ 99-7-1 سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ صائمہ حمید اختر کالونی کراچی حال مانٹریال کینیڈا گواہ شد نمبر1 چوہدری عبدالحمید کاہلوں وصیت نمبر20366 والد موصیہ گواہ شد نمبر2 اسامہ سعید وصیت نمبر28340 کینیڈا۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر32603 میں سلمیٰ حمید بنت چوہدری عبدالحمید کاہلوں قوم جٹ کاہلوں پیشہ طالب علمی عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اختر کالونی کراچی حال مانٹریال کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 99-5-8 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ-/392 کینیڈین ڈالر ماہوار بصورت سوشل ویلفیئر مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی ۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ 99-7-1 سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ سلمیٰ حمید کاہلوں بنت چوہدری عبدالحمید کاہلوں اختر کالونی کراچی حال مانٹریال کینیڈا گواہ شد نمبر1 چوہدری عبدالحمید کاہلوں وصیت نمبر20366 والد موصیہ گواہ شد نمبر2 اسامہ سعید وصیت نمبر 28340 کینیڈا۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر32604 میں عاصمہ حمید بنت چوہدری عبدالحمید کاہلوں قوم جٹ کاہلوں پیشہ طالب علمی عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اختر کالونی کراچی حال مانٹریال کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 99-5-8 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ-/150 کینیڈین ڈالر ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی ۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ 99-7-1 سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ عاصمہ حمید اختر کالونی کراچی مانٹریال کینیڈا گواہ شد نمبر 1 چوہدری عبدالحمید کاہلوں وصیت نمبر20366 گواہ شد نمبر2 اسامہ سعید وصیت نمبر28340 کینیڈا۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر32605 میں لبنیٰ احمد زوجہ عمران احمد صاحب قوم جٹ کاہلوں پیشہ خانہ داری عمر26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اختر کالونی کراچی حال مانٹریال کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 99-5-8 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم-/25000 روپے۔ 2۔ زیورات طلائی وزنی 16 تولہ مالیتی-/27500 کینیڈین ڈالر۔ اس وقت مجھے مبلغ-/150 کینیڈین ڈالر ماہوار بصورت جیب خرچ از خاوند مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی ۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی ۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں میری یہ وصیت تاریخ 99-7-1 سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ لبنیٰ احمد اختر کالونی کراچی حال مانٹریال کینیڈا گواہ شد نمبر 1 چوہدری عبدالحمید کاہلوں وصیت نمبر20366 گواہ شد نمبر 2 اسامہ سعید وصیت نمبر28340۔

مسل نمبر32606 میں لبنیٰ انور بنت انور احمد قوم آرائیں پیشہ طالب علمی عمر20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سانگھڑ سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 99-9-3 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ-/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی ۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی ۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ لبنیٰ انور C/O نیو ندیم جنرل اسٹور پرانا شاہی بازار سانگھڑ سندھ گواہ شد نمبر1 محمد داؤد مربی سلسلہ وصیت نمبر 29264 گواہ شد نمبر 2 انور احمد والد

مسل نمبر32607 میں مبشر تنویر ولد محمد شریف تنویر قوم راجپوت پیشہ گورنمنٹ ٹیچر عمر 30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالیمن وسطی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 99-8-21 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/3500 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد مبشر تنویر 7/17 دارالیمن وسطی ربوہ گواہ شد نمبر1 محمد شریف تنویر والد موصی گواہ شد نمبر2 لیاقت علی انجم دارالیمن وسطی ربوہ۔

بقیہ صفحہ 5

ضرورت ہوتی ہے میں مائع گیس ہی استعمال کی جاتی ہے۔ قدرتی گیس جو زیر زمین پائی جاتی ہے کے علاوہ لیبارٹریوں میں انسان خود بھی یہی گیس تیار کر سکتا ہے اگرچہ اس کی حرارت کم ہوتی ہے۔ ایک طریقہ تو قدرتی کوئلہ کے ذریعہ گیس پیدا کرنے کا ہے۔ کوئلے کو جلایا جاتا ہے اور اس میں سے نکلنے والی گیس کو پانی میں سے گذار کر صاف کر لیا جاتا ہے۔ اسی طرح پٹرولیم کو گرم اینٹوں پر چھڑکنے کے نتیجے میں گیس پیدا ہوتی ہے۔ جلتے کوئلوں کے بہت بڑے ڈھیر میں سے آہستہ رفتار سے ہوا گذاری جائے تو آکسیجن اور کاربن کے ملنے سے کاربن مونو آکسائیڈ گیس پیدا ہوتی ہے جو بطور ایندھن استعمال ہو سکتی ہے۔ یہی گیس کوئلوں کے درمیان میں سے بھاپ گذارنے سے بھی پیدا ہوتی ہے۔

بقیہ صفحہ 4

تربیت کی کہ رسول تو کجا خدا بھی خوش ہو گیا۔ چنانچہ ایک دفعہ ایک فاقہ زدہ شخص آنحضرت ﷺ کی خدمت میں آیا کہ سخت بھوکا ہوں آپ نے گھر میں دریافت فرمایا کہ کچھ کھانے کو ہے جواب آیا کچھ نہیں آپؐ نے حاضرین کو مخاطب ہو کے فرمایا کوئی ہے جو ان کو آج اپنا مہمان بنائے حضرت ابو طلحہؓ نے عرض کیا میں حاضر ہوں غرض وہ اپنے گھر لے گئے لیکن وہاں بھی غربت تھی بیوی نے کہا صرف بچوں کا کھانا موجود ہے انہوں نے بیوی سے کہا جب ہم مہمان کے ساتھ بیٹھیں گے تم چراغ بجھا دینا اور وہی کھانا مہمان کے سامنے رکھ دینا ہم منہ سے کھانے کی محض آواز پیدا کریں گے اور ہاتھ چلاتے رہیں گے چنانچہ بیوی نے ایسا ہی کیا اور مہمان نے سیر ہو کر کھانا کھایا اور میاں بیوی بھوکے رہے بچوں کو انہوں نے تھپکا کر سلا دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو وحی کی اور جو کھیل میزبانوں نے اپنے معزز مہمان کی بھوک مٹانے کے لئے کھیلا اس کی تعریف کی اور اظہار خوشنودی فرمایا۔

(صحیح مسلم)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو رسول پاک ﷺ کے صحابہ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے اور ہم آسمان کے ستارے بن جائیں۔ آمین

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ محترمہ سمیعہ مظفر احمد صاحبہ اہلیہ خواجہ مظفر احمد صاحب دارالعلوم غربی بعارضہ قلب بیمار ہیں۔ درخواست دعا ہے۔

○ مکرم فقیر محمد صاحب گلگتی صدر جماعت احمدیہ داتہ ضلع مانسہرہ کی نواسی وردہ گل بنت گل احمد عمر سواسال ساکن داتہ ضلع مانسہرہ مورخہ 2000-3-20 بروز سوموار ایک شادی کے سلسلہ میں ربوہ آئی ہوئی تھی۔ صبح تقریباً 10 بجے ابلتے ہوئے پانی کا دیگچہ گرنے کی وجہ سے بازو سینے اور بغل کے نیچے بری طرح جھلس گئی ہے۔ فوری طور پر فضل عمر ہسپتال میں اس کا علاج کیا گیا۔ بچی کافی تکلیف میں ہے۔

اس کے لئے احباب جماعت کی خدمت میں خصوصی دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

○ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم نور احمد بشیر صاحب ابن مکرم بشیر احمد سیالکوٹی صاحب لیکچرار گورنمنٹ کالج فتح جنگ مقیم اسلام آباد کو مورخہ 10۔ مارچ 2000ء بروز جمعۃ المبارک کو دوسری بیٹی سے نوازا ہے۔ جو اللہ کے فضل سے وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نومولودہ کا نام "عروشہ نور" عطا فرمایا ہے۔

احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک' صالح اور خادم دین بنائے نیز صحت اور درازی عمر سے نوازے

سانحہ ارتحال

○ مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب ولد چوہدری عزیز الدین صاحب مرحوم سابقہ نواں پنڈ احمد آباد قادیان حال دارالرحمت شرقی ربوہ مورخہ 17۔ مارچ 2000ء بروز جمعہ عیدالاضحیہ کے روز وفات پا گئے۔ اگلے روز بیت المہدی میں نماز جنازہ مکرم مقصود احمد صاحب قمر مربی سلسلہ نے پڑھائی جس کے بعد بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ تدفین مکمل ہونے پر محترم محمد اسلم صابر صاحب نائب ناظر مال نے دعا کرائی۔ مرحوم بڑے محنتی اور کاریگر آدمی تھے۔ چک 37 جنوبی میں رہائش کے دوران مرکز سلسلہ سے آنے والوں کی خدمت اور رہائش کا خصوصی دلچسپی سے بندوبست کرتے۔ آپ مکرم ماسٹر محمد صدیق صاحب دارالفضل ربوہ مکرم بشیر احمد خالد اور شریف احمد ناصر، حال واہ کینٹ اور مکرم ڈاکٹر منیر محمود صاحب مرحوم سابق معلم وقف جدید کے بھائی تھے۔ بیوہ کے علاوہ مرحوم نے نو بچیاں اور ایک بیٹا اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ سب بچے شادی شدہ ہیں۔

احباب کرام سے موصوف کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری فضل احمد صاحب (مرحوم) (واقف زندگی)۔ بقضائے الٰہی مورخہ 2000-3-15 کو وفات پا گئیں مرحومہ موصیہ تھیں ان کا جنازہ حیدر آباد سے ربوہ لایا گیا مورخہ 2000-3-16 کو بیت المبارک میں بعد نماز مغرب محترم حافظ مظفر احمد صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد قبر تیار ہونے پر ناظر اصلاح وارشاد نے دعا کروائی آپ چوہدری نذیر احمد صاحب (نائب وکیل زراعت) کی ہمشیرہ تھیں۔ مرحومہ کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

دورہ نمائندہ الفضل

مکرم منور احمد جہ صاحب نمائندہ الفضل مندرجہ ذیل مقاصد کے لئے ضلع میرپور اور کوٹلی آزاد کشمیر اور ضلع جہلم کے دورہ کے لئے تشریف لا رہے ہیں۔

الف۔ الفضل کے خریداروں سے چندہ اور بقایا جات کی وصولی۔

ب۔ توسیع اشاعت الفضل کے لئے خریدار بنانا۔

جملہ احباب سے تعاون کی درخواست ہے۔

(مینجر الفضل)

بقیہ صفحہ 1

ضرورت کے مطابق کتب وغیرہ حاصل کرنے کے سلسلے میں تعاون لیا جا سکتا ہے۔

آمدہ تمام کتب کا ایک رجسٹر میں اندراج کیا جائے۔ اس رجسٹر کا نمونہ درج ذیل ہو سکتا ہے تاریخ۔ نام کتاب۔ کلاس۔ حالت (نئی۔ اچھی۔ درمیانی۔ خراب) منجانب۔ نکاس۔

ضرورت مندوں کو کتب دیتے ہوئے کوائف ایک دوسرے رجسٹر میں اس طرح درج کئے جا سکتے ہیں نام طالب علم مع ولدیت و پتہ۔ کلاس۔ تفصیل کتب جو ضرورت مند سے وصول کی گئیں۔ نام کتب جو مہیا کی گئیں۔ دستخط وصولی مع تاریخ

ہر قائم شدہ بک بینک کا کام مکمل کرنے کے بعد جامع تفصیلی رپورٹ مرکز ارسال کریں۔

اچھی حالت میں جو کتب وغیرہ بچ جائیں انہیں قیادت علاقہ یا مرکز میں بھجوا دیا جائے اور یہ امر بھی اپنی رپورٹ میں واضح تفصیل کے ساتھ درج فرمائیں۔ شکریہ

(مہتمم خدمت خلق)

ملکی خبریں

قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ : 28 مارچ۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 19 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 31 درجے سنٹی گریڈ
بدھ 29۔ مارچ۔ غروب آفتاب۔ 6-28
جمعرات 30۔ مارچ۔ طلوع فجر۔ 4-35
جمعرات 30۔ مارچ۔ طلوع آفتاب۔ 5-58

سیاسی پابندیاں اپریل میں اٹھائیں گے

وزیر داخلہ معین الدین حیدر نے کہا ہے سیاسی سرگرمیوں جلسے جلوسوں ہڑتال سے پابندی اگلے ماہ اٹھالی جائے گی۔

امریکی صدر کا دورہ منہ بند کرنے کیلئے کافی ہے

چیف ایگزیکٹو کے پرنسپل سیکرٹری طارق عزیز نے کہا ہے کہ امریکی صدر کا پاکستان کا دورہ مختصر تھا مگر تنقید کرنے والوں کے منہ بند کرنے کیلئے کافی ہے۔

رانا مقبول ایس پی بن گئے

سندھ کے سابق آئی جی رانا مقبول کی تمام آؤٹ آف ٹرن ترقیات واپس لے کر انہیں ایس پی بنا دیا گیا۔

مسئلہ کشمیر کلنٹن سے اوجھل نہیں

بی بی سی نے کہا ہے کہ مسئلہ کشمیر کلنٹن کی نظروں سے اوجھل نہیں۔

پاک گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون
میاں عبدالمنان ناصر دوکان 212750
ابن میاں عبدالسلام صاحب گھر 211749

بازیافتہ رول نمبر سلپ

○ مکرم کلیم احمد شہزاد صاحب رول نمبر 43774 کی میٹرک (سائنس) کی رول نمبر سلپ دارالعلوم غربی ربوہ سے ملی ہے۔ دفتر الفضل سے رابطہ کر کے حاصل کریں۔

اعلان تعطیل

○ مورخہ 30-31۔ مارچ 2000ء بروز جمعرات جمعہ دفتر الفضل میں تعطیل ہو گی لہذا ان دونوں تاریخوں کا الفضل شائع نہیں ہو گا۔ قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔ (مینیجر)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

میٹرک کے رزلٹ کے منتظر طلباو طالبات کے لئے وقت کا بہترین مصرف

نیشنل کالج برائے کمپیوٹر اسٹڈیز ربوہ میں مختلف ڈپلومہ / شارٹ کورسز کے لئے داخلے جاری ہیں۔ مزید معلومات کالج آکر یا بذریعہ فون حاصل کی جاسکتی ہیں۔ ☆ تجربہ کار اساتذہ ☆ جدید کمپیوٹرز کا نیٹ ورک ☆ ائر کنڈیشنڈ لیب ☆ انٹرنیٹ ☆ فری ای میل ☆ بغیر اضافی فیس ٹائپنگ ٹریننگ بذریعہ کمپیوٹر۔ طالبات کے لئے علیحدہ لیب اور صبح و شام کلاسز کا انتظام کر دیا گیا ہے۔

نیشنل کالج ربوہ
23 شکور پارک ربوہ۔ فون 212034
E-mail:angels@brain.net.pk
angels@fsd.comsats.net.pk

اب نئی ورائٹی کے ساتھ
فرحت علی جیولرز اینڈ زری ہاؤس
یادگار روڈ ربوہ ☎04524-213158
FAX: 0092-4524-213158
پروپرائٹر : غلام سرور طاہر اینڈ سنز (آف شیخوپورہ)

MEDICAL EQUIPMENT
ECG, CARDIAC MONITORS,
DEFIBS, ULTRASOUND &
PRINTERS, XRAY, CT SCAN
ALL HOSPITAL & LAB EQUIPMENTS
IMS
21 Bank Sqr. Mkt
Model Town Lahore
Tel: 042-5865976 &
Mob: 0303-7584801

مریم میڈیکل سنٹر
نزد یادگار چوک دارالصدر جنوبی ربوہ۔ فون 944
24 گھنٹے ایمرجنسی سروس
(گائنی میڈیکل سرجیکل میٹرنٹی)
الٹراساؤنڈ زیر نگرانی لیڈی الٹراساؤنڈ سپیشلسٹ
تعارفی قیمت صرف 200 روپے
ای سی جی کلینکل لیبارٹری
افتتاح انشاء اللہ یکم اپریل 2000ء
مشورہ مفت (یکم اپریل تا 10 اپریل 2000ء)
(10 دن تک)
ڈاکٹر مبارک احمد شریف فزیشن اینڈ سرجن
ڈاکٹر رشیدہ فوزیہ الٹراساؤنڈ سپیشلسٹ

رجسٹرڈ سی پی ایل نمبر 61

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

کراچی میں اصلی زیورات
خریدنے کے لیے معروف نام

الرّحیم جیولرز حیدری
اور
الرّحیم سو جیولرز حیدری

اور اب

الرّحیم
سیون سٹار جیولرز

مین کلفٹن روڈ

مہران شاپنگ سینٹر
کہکشاں بلاک نمبر 8
کلفٹن کراچی
فون 5874164 - 664-0231